جمعہ 18- جولائی 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

CPL 61

جلد 47-82 نمبر 158 | جمعہ 12 ربیع الاول 1418ھ 18 وفا 1376ہش 18 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے اور اسے ہروقت خداتعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے (صاحب ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے، مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے۔ وہ تہور ہوتا ہے۔ (صاحب ایمان) میں شتاب کاری نہیں ہوتی، بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔ انسان سے کبھی ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جو خداتعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے اور کبھی خوش کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی سائل کو دھکا دیا تو وہ سختی کا موجب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے، اس لئے اسے توفیق نہ ملے گی کہ وہ اسے کچھ دے سکے، لیکن اگر اس سے نرمی اور اخلاق سے پیش آئے گا، تو خواہ اسے پانی کا پیالہ ہی دیدے، تو وہ بھی ازالہ قبض کا موجب ہو جائے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 194)

جلسہ سالانہ برطانیہ پر

حضرت امام جماعت الرابع کے لائیو خطابات

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطابات احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگے۔ حضرت صاحب کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی تینوں دن کی تمام کارروائی بھی لائیو کاسٹ ہوگی۔ جملہ احباب یہ پروگرام نوٹ فرمالیں اور جلسہ برطانیہ کی برکات سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لائیو خطابات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 25- جولائی 1997ء

5-00 (عصر) خطبہ
7-00 پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8-00 (رات) افتتاحی خطاب
12-00 (رات) عالمی مجلس عرفان (اردو)

ہفتہ 26- جولائی 1997ء

3-45 (دوپہر) مستورات سے حضرت صاحب کا خطاب
8-30 (رات) خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اتوار 27- جولائی 1997ء

3-30 (دوپہر) عالمی مجلس عرفان (انگریزی)
5-00 عالمی بیعت
8-30 (رات) اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

نکاح

○ مکرم مبشر احمد صاحب صاحب ناصر حال فرینکفورٹ جرمنی ابن مکرم میاں محمد یوسف صاحب سب انجینئر (ر) دارالنصر غربی کا نکاح بہمراہ عزیزہ سنبل آرزو خان صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد خان صاحب حال ہنوور جرمنی بعوض حق مہر مبلغ 12000 ہزار جرمن مارک پر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی نے بعد مغرب بیت اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں مورخہ 7/10/97 کو پڑھا۔

عزیز مبشر احمد مکرم میاں عبدالکریم لنگی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب مقیم بیلجیم کو مورخہ 5-7-97 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام اطہر وقاص عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

خدا کی خاطر قربانی کرنے والوں کو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جو خدا کے لئے قربان ہوتا ہے وہ مس خام بھی ہوتا ہے تو کندن ہو کر نکلتا ہے۔ بکرا ذبح ہوتا ہے تو انسان اس کو کھاتے ہیں اور اس طرح اس کی قربانی ضائع نہیں جاتی بلکہ انسانوں کے جسم کا جزو بن جاتا ہے اسی طرح ہزاروں چیزوں کو انسان کے لئے قربان ہونا پڑتا ہے۔ اور انسان کو خدا کے لئے قربان ہونا پڑتا ہے۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کا محبوب ہو جاتا ہے۔

جو لوگ خود خدا کے لئے قربان نہیں ہوتے۔ فنا تو ان کو ہونا ہی پڑتا ہے۔ مگر ان کی یہ فنا قابل قدر نہیں ہوتی۔ اکثر تو ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا میں ہی ان کی زندگی ان کے لئے وبال ہو جاتی ہے۔

آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے علم کی بڑی شہرت ہوتی ہے۔ مگر ان پر ایک وقت ایسا آجاتا ہے۔ جبکہ وہ ارذل العمر کو پہنچ جاتے ہیں ایسی حالت میں لوگ جو ان کے شاگرد اور عزیز ہوتے ہیں اور جو ہمیشہ ان کے مشوروں کے محتاج ہوتے ہیں ان کی باتوں پر ہنسنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو سٹھیا گیا ہے یا کہتے ہیں کہ میاں اس کے پاس کیا جائیں وہ تو بڑھاپے کی وجہ سے چڑچڑا ہو گیا ہے۔ ایک دن تو وہ معلم ہوتا ہے۔ لیکن جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو متعلم بھی اس کو کوئی نہیں بنتا۔ یا تو وہ استاد ہوتا ہے یا شاگرد ہونے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا۔ غرض وہ قعر مذلت میں گر کر اس حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ مگر جو خدا کی راہ میں اپنے آپ کو قربان کر دیتے ہیں اور اس کے پیارے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہرگز نہیں ہوتی۔

دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ ہوئے ہیں جن کا بڑا رعب اور بڑی سطوت تھی لیکن آخری عمر میں فالج کی وجہ سے ان کے ہوش و حواس زائل ہو گئے اور ان کی زندگی ان کے لئے موت سے بدتر ہو گئی۔ پھر کئی بادشاہ ایسے گزرے ہیں۔ جن کے آخری لمحے نہایت حسرت و یاس کے ساتھ ختم ہوئے اور وہ ہاتھ ملتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے مگر کوئی ایک نبی بھی تو ایسا نہیں گزرا۔ جس کا ایسا انجام ہوا ہو۔ بڑے بڑے جرنیل گزرے ہیں جو ایڑیاں رگڑتے رگڑتے مرگئے ہیں۔ اور بڑے بڑے بہادر ہوئے ہیں جنہوں نے نہایت عبرت انگیز طریق سے دم توڑا ہے۔ مگر نبیوں اور ان کے خلفاء میں سے کسی کی یہ حالت نہیں

باقی صفحہ 7 پر

سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- وفا 1376 ھش 19- جولائی 1997ء

ہماری نیّت- اور ہمارے اعمال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو ٹھیک ہے کہ ہم کسی کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ نے کسی کے متعلق اطلاع دی ہو۔ ہم کسی شخص کے افعال و اعمال سے یہ اندازہ نہیں کرسکتے کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی۔ اگر اس کے افعال و اعمال ایسے ہیں کہ ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اسے جنت میں جانا چاہئے تو کون جانے اس کی نیت کیا ہے۔ اعمال تو ظاہری چیزہیں لیکن فیصلہ نیت پر ہوتا ہے۔ اگر اس کی نیت اچھی نہیں ہے اور وہ بظاہر بہت اچھے اعمال کرتا ہے تو اس کے اعمال اسے کسی طرح فائدہ نہیں دے سکتے۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ تکبر کا ایک ذرہ بھی انسان کو عرش سے نیچے کھینچ لاتا ہے۔ صرف تکبر ہی تو نہیں اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ریا کی وجہ سے انسان کے اعمال کو زائل کردیتی ہیں۔ اسی طرح اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو ایک شخص ہمیں گنہگار نظر آتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا گنہگار شخص کسی صورت میں جنت میں جاہی نہیں سکتا اسے جہنم میں جانا چاہئے۔ لیکن اس کے حالات کے پس منظر کو کون جانتا ہے۔ وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ کیوں کر رہا ہے کتنا مجبور ہے اور کتنا مختار۔ اور پھر اس کی نیت کیا ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق انسان فیصلہ نہیں کرسکتا۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ فیصلہ کرسکتا ہے۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بظاہر یہ شخص ایسے اعمال بجالا رہا ہے جو اسے جنت میں لے جائیں یا کوئی دوسرا شخص بظاہر ایسے اعمال بجالا رہا ہے جو اسے جہنم میں لے جانے والے ہوں۔ لیکن ہم حتمی طور پر فیصلہ نہیں کرسکتے۔ اور اس لئے یہ نہایت ضروری ہے ہم ایسی باتوں میں بلاوجہ اور بلا جواز اپنی رائے نہ پیش کرتے رہیں۔ ظاہر کو دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ باقی بات خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

اس سلسلے میں ایک بات جو نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے لوگ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ ہم اپنے اعمال کے متعلق جاننے کی ضرور کوشش کریں۔ وہ کس حد تک نیک نیتی کے ساتھ کئے گئے ہیں کہاں تک ہم مجبور ہیں اور کہاں تک مختار۔ کیا ہمیں کرنا چاہئے اور کیا کرتے ہیں اور کیا ہمیں نہیں کرنا چاہئے اور وہ بھی کرلیتے ہیں۔ یہ ساری باتیں ہمارے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ہماری نیت بھی صاف ہوسکتی ہے۔ اور ہمارے اعمال بھی اچھے ہوسکتے ہیں اور اگر ہم نہ چاہیں تو ہماری نیت بھی درست نہ ہوگی اور ہمارے اعمال بھی برے نظر آئیں گے اور وہ حقیقتاً ہوں گے بھی برے ہی۔ معلوم ہوا کہ اگرچہ کسی کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں لیکن ہم ازخود اس بات کی طرف توجہ کرسکتے ہیں کہ اگر ہمیں جنت میں جانا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے اور خدانخواستہ وہ ہم نہ کرسکیں تو ہمیں کس طرف جانا ہوگا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سکون قلب کے لئے نہ مال کی ضرورت ہے نہ دولت کی۔ نہ عہدے کی نہ رتبے کی۔ بڑے بڑے رتبوں والے اور بہت زیادہ مال و منال رکھنے والے بعض لوگ اتنے پریشان ہوتے ہیں کہ وہ خودکشی کرلیتے ہیں۔ انہیں اس دنیا میں زندہ رہنا ناممکن نظر آتا ہے۔ ان کی زندگی ان کے لئے اجیرن ہوتی ہے۔ لیکن دوسری طرف دیکھا گیا ہے کہ پھٹے پرانے کپڑے ہیں۔ روٹی کھانے کو بھی پوری طرح نہیں ملتی۔ لیکن انسان خوش ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسے اس سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں اور وہ بڑے سکون کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ گویا کہ یہ دونوں باتیں بھی ہمارے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ اگر ہم سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سکون حاصل کرنے والی باتیں کریں۔ اور اگر ایسی باتیں نہیں کریں گے تو چاہے ہمارے پاس کچھ ہی ہو ہمیں سکون حاصل نہیں ہوسکے گا۔ جنت اور جہنم کے متعلق بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم چاہیں اور ہماری نیت بھی صاف ہو۔ ہمارے اعمال بھی پاک ہوں اور اگر ہم ایسا نہ چاہیں تو یقیناً ہم دوسری طرف گھوم جائیں گے۔

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

"ایک بادشاہ کے رات اور دن جب وہ اپنی حالت پر مطمئن نہیں ہوتا۔ انگاروں پر کٹتے ہیں۔ لیکن ایک فقیر جس کے بدن پر کپڑا نہیں ہے وہ جب اپنی حالت پر مطمئن ہوتا ہے تو وہ بادشاہ ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جنت اور دوزخ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے انسان ان دونوں کے دروازے کھولتا ہے۔ خود دوزخ کا دروازہ اپنے اوپر کھولتا ہے اور پھر چیخ و پکار کرتا ہے۔ تم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں پر غور کرو۔ اور غور کرو کہ تمہیں تمام جہان کی مخلوق سے اعلیٰ بنایا ہے تو پھر تم کبھی نہیں کڑھ سکتے۔ اور تمہاری زندگی ہمیشہ خوشی کی زندگی ہوسکتی ہے۔ یہ دوزخ تمہاری اپنی پیدا کردہ دوزخ ہے اور جنت بھی تمہاری اپنی پیدا کردہ۔"

اس ارشاد میں ایک نہایت اہم بات جو ہماری ساری زندگی پر حاوی ہوسکتی ہے اور ساری زندگی کو بدل سکتی ہے اور بہتر بنا سکتی ہے۔ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں پر غور کرے۔ جتنا جتنا وہ غور کرے گا اتنا ہی اسے سمجھ آئے گی کہ اس کے ماحول میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کیوں ہو رہا ہے اور کس طرح ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتائج کیا نکل سکتے ہیں۔ جب وہ یہ سوچ گا کہ ساری دنیا میں، ساری کائنات میں، اللہ تعالیٰ نے اس کو بہترین مخلوق بنایا ہے تو اس کا دل احسان مندی کے جذبہ سے بھر جائے گا اور ہر وہ شخص جو احسان مند ہوتا ہے وہ اس ذات کی باتیں ماننے کے لئے بدل و جان تیار ہے جس کا وہ احسان مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر مخلوق سے بہتر بنایا ہے۔ تو ہمارے دل میں اس بات کے لئے احسان مندی کا جذبہ کیوں نہ پیدا ہو اور جب یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے تو ہم وہی کچھ کرنا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ ہمیں کہتا ہے کہ کرو۔ اور ہر وہ شخص جو وہی کچھ کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ یقیناً اپنے آپ کو جنت کا اہل بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی نیت بھی نیک ہوگی۔ اس کے اعمال بھی پاک ہوں گے۔ وہ جو کچھ کرے گا خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوگا اور خدا تعالیٰ کی پسندیدگی ہی درحقیقت جنت ہے اور خدا تعالیٰ کی ناپسندیدگی دوزخ۔

پس آیئے ہم ان باتوں پر غور کریں۔ پہلے تو اپنی تخلیق پر غور کریں۔ پھر اپنے ماحول پر غور کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح ساری کائنات کو ہمارے لئے مسخر کردیا ہے اس پر خدا تعالیٰ کے احسان کا شکریہ ادا کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم یقیناً جنت کی طرف سیدھے راستے پر رواں دواں ہوں گے۔

زندگی کا ہر قدم ہے امتحان زندگی
آمد و شد سانس کی ہے پاسبان زندگی
دیکھتے رہئے کہ کس انداز سے چلتا ہے یہ
چل رہا ہے خامشی سے کاروان زندگی
مر کے بھی جیتے رہیں گے آپ جینے کی طرح
موت کو اپنا بنا لیں رازدان زندگی

ابوالاقبال

فارسی منظوم کلام

اے خالقِ ارض و سما بر من در رحمت کشا
دانی تو آں دردِ مرا کز دیگراں پنہاں کنم

اے خالق ارض و سما! مجھ پر در رحمت کھول تو میرے اس درد کو جانتا ہے جسے میں اوروں سے چھپاتا ہوں

از بس لطیفی دلبرا در ہر رگ و تارم در آ
تاچوں بخود یابم ترا دل خوشتر از بستاں کنم

اے دلبر تو بیحد لطیف ہے میرے ہر رگ و ریشہ میں داخل ہو جاتا کہ جب تجھے اپنے اندر پاؤں تو اپنا دل چمن سے بھی زیادہ خوشتر کروں

در سرکشی اے پاک خو جاں بر کنم در ہجر تو
زانساں ہمے گریم کز و یک عالمے گریاں کنم

اور اے نیک صفات اگر تو انکار کرے تو تیرے فراق میں جان دے دوں گا اور اتنا روؤں گا کہ ایک عالم کو رلادوں گا

خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رونما
خواہی بکش یا کن رہا کے ترک آں داماں کنم

خواہ تو مجھے ناراض ہو کر جدا کردے خواہ لطف فرما کر اپنا چہرہ دکھادے خواہ مار یا چھوڑ میں تیرے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا

ان فارسی اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا تعالیٰ کے ہاں اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دے۔ آپ کہتے ہیں کہ اے زمینوں اور آسمانوں کے خالق تو مجھ پر اپنی کائنات کا دروازہ کھول دے۔ تو خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنے دل میں کون سا درد چھپایا ہوا ہے۔ یعنی مجھے اگر چاہت ہے تو صرف تیری چاہت ہے۔ اور میں تیرے لطف و کرم کی طرف ہمیشہ دیکھتا رہوں اے میرے پیارے دوست تو میرے جسم کے رگ و ریشے میں پوری طرح داخل ہو جاتا کہ مجھے یہ محسوس ہو کہ میں تجھے اپنے اندر دیکھ رہا ہوں۔ اور ایسا کرنے سے یقیناً مجھے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوگی جتنی کہ کسی خوبصورت باغ کو دیکھ کر ہو سکتی ہے۔ گویا کہ آپ اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ آپ کا باغ تو دراصل خدا تعالیٰ ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہ ہو تو یہ ایسا ہی ہے جیسے محبوب سے جدائی ہو جائے اور یہ جدائی اس کیفیت کی حامل ہوتی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں اتنا روؤں کہ ساری کی ساری دنیا کو میرے ساتھ رونا پڑے۔ گویا کہ یہ خدا تعالیٰ سے ایک رنگ میں فراق کی کیفیت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ مل جائے تو گویا کہ سب کچھ مل گیا اور اگر خدا تعالیٰ نہ ملے تو محرومی ہی محرومی ہے۔ اور حضرت صاحب کا کہنا ہے کہ خدانخواستہ ایسی محرومی ہو تو میں اتنا روؤں گا کہ لوگوں کو میرے ساتھ رونا پڑے گا۔ تو مجھ سے بے شک خوش ہو یا ناراض ہو۔ لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میں تیرے ساتھ تعلق کو منقطع نہیں کر سکتا۔ میں تیرا دامن نہیں چھوڑ سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ ایسی باتیں کہنے والا اس بات پر بھی یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے لطف و کرم کی نظر کرے گا۔ اور یہ اشعار کہے ہی گئے ہیں اس جذبے کے ساتھ کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ اور جب وہ کھنچا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف دوڑا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسی ہی محبت کے اظہار کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے لئے بھی ہمارا سب کچھ ہمارا خدا ہو۔ اور وہ جس حال میں ہمیں چاہے ہم رہنے کے لئے بخوشی تیار ہوں۔ ساری دنیا کو چھوڑ دیں لیکن اپنے خدا کو نہ چھوڑیں اپنے خدا کا دامن ہمیشہ مضبوطی کے ساتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھیں۔

ایک اچھی بات

اللہ تعالیٰ جیسے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں۔ ویسے یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں میں علوم کی روشنی پیدا ہووے۔ اور اس سے وہ معرفت کی منزلوں کو طے کر جاویں۔ کیونکہ علوم حق سے واقفیت جہاں ایک طرف سچی خشیت پیدا کرتی ہے وہاں دوسری طرف ان علوم سے خدا پرستی پیدا ہوتی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

قوموں کی ترقی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے 17۔ دسمبر 1946ء کو فرمایا:۔

آج میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔ اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہو سکتی جب تک اس قوم کے خواص و عوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو۔ دنیا میں قوموں پر کئی شکلوں میں مشکلات اور کئی صورتوں میں ابتلا آتے رہتے ہیں۔ مگر ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ استقلال اور بہادری سے ایسی مشکلات کا مقابلہ کیا جائے مگر یہ روح تبھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جب نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کے مطابق کام بھی کریں۔ یعنی جتنی زیادہ ذمہ داریاں ہوں۔ اتنا ہی زیادہ کام بھی کیا جائے۔ کیونکہ جب تک اندازے کے مطابق کام نہ کیا جائے وہ کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتا۔ اس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کئی دفعہ ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ کسی بھوکے کے منہ میں صرف ایک لقمہ روٹی کا دے دینے سے اس کی بھوک دور نہیں ہو سکتی اور کسی پیاسے کے منہ میں ایک قطرہ پانی ڈال دینے سے اس کی پیاس نہیں رک سکتی۔ یعنی جب تک بھوکے کو اتنی غذا نہ مہیا کی جائے جس سے اس کا پیٹ بھر سکے۔ یا جب تک ایک پیاسے کو اتنا پانی نہ دیا جائے جس کو وہ سیر ہو کر پی سکے۔ اس وقت تک نہ وہ بھوکا اور نہ ہی وہ پیاسا بھوک اور پیاس کی تڑپ کو دور کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی صحت قائم یا بحال ہو سکتی ہے۔

یہی حال کاموں کا بھی ہوتا ہے۔ جتنا بڑا کام ہو اتنی ہی اس کے لئے محنت صرف کی جائے۔ تو وہ ختم کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اگر کام تو بڑا ہو اور انسان زور تھوڑا لگائے یا محنت کم کرے تو وہ اس کو کبھی سرانجام نہ دے سکے گا۔ مثلاً اگر کسی دریا کا کنارہ ٹوٹ جائے۔ تو اگر کوئی شخص وہاں مٹھی سے مٹی ڈالنا شروع کردے تو خواہ وہ کتنی بھی مٹھیاں ڈالے۔ مٹی بھی ضائع ہو جائے گی اور دریا کا پانی بھی نہ رک سکے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس کنارے پر ایک ایک پتھر پھینکنا شروع کردے تو وہ پتھر پانی کے تیز بہاؤ کے ساتھ ہی بہتے چلے جائیں گے اور سوائے اس کے کہ اس شخص کا وقت ضائع ہو اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکے گا۔ البتہ اس کام کے لئے اگر یہ انتظام کردیا جائے کہ اتنے پتھر اور اتنی مٹی وہاں پھینکی جائے جو پانی کو روک سکیں تو پہلے پانی کا زور ٹوٹنا شروع ہو جائے گا اور پھر آہستہ آہستہ پانی بالکل رک جائے گا۔ مثلاً پہلے پانی کے بہاؤ کی طاقت سو تھی اور جب اس طاقت کے مقابلہ میں اتنی مٹی اور پتھر ڈال دیئے گئے جن کی طاقت دس تھی تو پانی کی طاقت نوے رہ جائے گی۔ پھر اگر اتنے ہی پتھر مٹی اور ڈال دیئے جائیں تو پانی کی طاقت اسی ہو جائے گی۔ اور مٹی اور پتھروں کی طاقت بیس ہو جائے گی۔ اسی طرح جتنی جتنی مقدار میں پتھر اور مٹی ڈالی جائے گی۔ اتنی اتنی مقدار میں پانی کی طاقت کم ہوتی جائے گی۔ آخر ہوتے ہوتے مٹی اور پتھروں کی طاقت پانی کے مقابلہ میں زیادہ ہو جائے گی اور پانی رک جائے گا۔ پس کام کے مطابق طاقت کو خرچ کیا جائے۔ تو کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ دریا کے شکستہ کنارے پر مٹھی سے مٹی پھینکنے والا شخص یقیناً پاگل کہلائے گا۔ کیونکہ جب تک کام کے اندازے کے مطابق زور نہ خرچ کیا جائے۔ اس وقت تک صحیح نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اندازہ سے کم یا زیادہ طاقت خرچ کرنا پاگل پن کی بات ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ایک آواز دنیا کے کناروں تک

پروفیسر میاں محمد افضل

نہایت دیدہ زیب کتابوں میں ایک اور ایسی ہی کتاب کا اضافہ جس کے ٹائٹل پر احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کی تصویر ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطاب فرمارہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے احمدیہ جماعت اور خاص طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی آواز دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچتی ہے اور دلوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔ گلوبل ٹیم کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن اس وقت چوبیس گھنٹے کا پروگرام پیش کرتا ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں یہ ہے کہ ان میں ہر بات دین کی سمجھ بوجھ میں اضافے کے لئے۔ ایمان افروزی کے لئے اور کردار سازی کے لئے پیش کی جاتی ہے اور چونکہ مختلف زبانوں میں پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اس سے شب و روز مستفید ہو رہا ہے۔

اس ٹائٹل سے شائع ہونے والی کتاب پروفیسر میاں محمد افضل کی قلم کاری کا نتیجہ ہے۔ اس میں شائع ہونے والے متعدد مضامین اگرچہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں لیکن کسی بھی مضمون کی زیادہ افادیت اس میں ہوتی ہے کہ اسے بار بار پڑھنے کو جی چاہے اور بار بار نئے نکات اس سے نکل کر سامنے آئیں ہم سمجھتے ہیں کہ محترم میاں محمد افضل صاحب نے جو مضامین اس کتاب میں جمع کردیئے ہیں وہ دیر تک قارئین بار بار پڑھتے رہیں گے۔ ان کا ایک حصہ تو خاص طور پر کردار سازی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں حضرت بانی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریک جدید

1934ء کا اختتام ایک عظیم الشان واقعہ کے آغاز سے ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی دینی و اشاعتی سرگرمیاں عالمگیر شکل اختیار کر گئیں اور دین حق کی اشاعت کا ایک زبردست نظام معرض وجود میں آیا۔ یعنی تحریک جدید کا آغاز ہوا۔ سلسلہ کی ترقی میں ممد تحریکات میں سے سب سے بڑی تحریک کا آغاز ایک ایسے وقت میں خدائی منشاء کے مطابق ہوا جب جماعت چاروں اطراف سے مشکلات میں گھری ہوئی تھی ان دنوں میں بعض طاقتیں ایک منظم سکیم کے تحت پورا زور لگا رہی تھیں کہ کسی طرح احمدیت کے وجود کو ہی ختم کر دیا جائے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے ستمبر اکتوبر اور نومبر 1934ء تک خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ بصیرت افروز خطبات دیئے جو احباب جماعت کے لئے ایمان اور اخلاص کو بے حد بڑھانے کا موجب بنے۔ اور حیرت انگیز طور پر افراد جماعت میں قربانی کا جذبہ دیکھنے میں آیا۔ اپنے ایک خطبہ میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

"اب وقت آگیا ہے کہ اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دنیا میں (آئے) ہیں۔"

پھر فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

حضرت صاحب کے ان خطبات نے افراد جماعت کے اندر ایک عجیب جوش اور ولولہ پیدا کر دیا کہ ہر طرف سے آواز بلند ہو رہی تھی کہ کب وہ سکیم آوے جس کی نشان دہی ان خطبات میں سے ہو رہی ہے۔ بالآخر 23۔ نومبر 1934ء کے خطبہ میں حضرت صاحب نے وہ عظیم الشان سکیم دی جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے (اس بندہ) کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔

نیز فرمایا۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ...... کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن' اپنا من اور اپنا دھن خدا...... کے لئے قربان کر دو"

مخلصین جماعت نے جس والہانہ انداز میں اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ اپنے تو اپنے دشمنان احمدیت کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار نے 23۔ اپریل 1935ء کو ایک تقریر کے دوران تحریک جدید کی کامیابی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"ہم میاں محمود کے دشمن ہیں وہاں ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ دیکھو اس نے اپنی اس جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہئے۔ جماعت نے ایک لاکھ دے دیا ہے۔ اس کے بعد گیارہ ہزار کا مطالبہ کیا تو اسے دگنا دے دیا۔"

(الفضل 26-1935ء)

تحریک جدید کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

"تحریک جدید دراصل (دین حق) کے احیاء کا نام ہے جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔ (-) جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

اور پھر فرمایا کہ:۔

""تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

پس تحریک جدید قربانیوں ہی کے مطالبہ کا دوسرا نام ہے۔ وقت کی قربانی' مال کی قربانی' جذبات کی قربانی' جان کی قربانی یہی قربانیاں تحریک جدید کی روح ہیں۔ اور یہی خدائی منشاء ہے کہ دنیا میں جو عظیم انقلاب آنا ہے اس کے لئے سعید روحوں کو تیار کیا جائے اور ان کے اندر قربانی کی روح پیدا کی جائے۔

تحریک جدید کے اس عظیم الشان منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت صاحب نے احباب جماعت کے سامنے ستائیس مطالبات تحریک جدید رکھے تاکہ جماعت کے اندر ایک ایسا ماحول پیدا ہو جائے جس سے جماعت کی ذہنیت اور اقتصادی حالت اچھی ہو جائے اور ان کے اندر ایسا تغیر پیدا کر دیا جائے کہ وہ ہمہ وقت خدمت دین کے لئے تیار ہوں اور آئندہ جو بھی قدم اٹھانا پڑے اسے بوجھ نہ خیال کریں بلکہ بشاشت قلبی کے ساتھ اسے قبول کریں۔

پھر اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو یہ احساس کرا دیا جائے کہ اب وقت بدل چکا ہے۔ اس سکیم کا اثر سب پر ہی پڑے گا۔ جو شخص زیادہ کپڑے بنوانے کا عادی ہے جب وہ جا کر اب اور کپڑا خریدنے لگے گا تو معاً اسے خیال آئے کہ اب ہماری حالت بدل چکی ہے۔ جب اس کی بیوی سبزی خریدنے کے لئے کہے گی تو دو تین کی بجائے صرف ایک سبزی منگائے گی تو فوراً اسے خیال آ جائے گا کہ اب ہمارے لئے زیادہ قربانی کرنے کا وقت آگیا ہے۔

پھر اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ جس قدر اطراف سے جماعت پر حملے ہو رہے تھے سب کا خاتمہ ہو۔ پہلے تو دشمن کے کئی حملے اس لئے چھوڑ دیئے جاتے تھے کہ پہلے فلاں کو دور کر لیں پھر اس طرف توجہ کریں مگر اب ایسا ہرگز نہ ہو گا۔ بلکہ سب حملوں کا جواب دیا جائے گا۔ نہ صرف جواب دیا جائے گا بلکہ ہر جہت سے دشمن پر حملہ آور بھی ہوں گے۔

پھر اس بات کا بھی خیال رکھا گیا کہ مغربیت کے بڑھتے ہوئے اثر کو جو دنیا کو کھائے جاتا ہے اور دجال کے غلبہ میں ممد ہے اسے دور کیا جائے اور جوں جوں وہ اثر زائل ہوتا جائے گا۔ دین حق کی محبت ان کے دلوں میں داخل ہوتی جائے گی۔ اس لئے ہاتھ سے کام کرنے' ایک ہی سالن کھانے کی عادت ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔

پھر یہ بھی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے زیادہ جدوجہد کی جائے کیونکہ ہماری فتح اس سے ہو سکتی ہے۔ اسی لئے دعا کرنا بھی مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ ہے۔

پھر اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جماعت کے زیادہ سے زیادہ افراد کو اشاعت دین کے لئے تیار کیا جائے اور اس کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے اور ایسے مربی پیدا کئے جائیں جو بغیر معاوضہ کے کام کریں۔

حضرت صاحب کا منشاء یہ تھا کہ جماعت کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیا جائے کہ اگلا قدم اٹھانا سہل ہو۔ اگر آئندہ اور قربانیوں کی ضرورت پڑے تو جماعت تیار ہو اور بغیر مزید جوش پیدا کرنے والی تحریکات کرنے کے جماعت آپ ہی آپ اس کے لئے آمادہ ہو جائے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات بھی مدنظر رکھی کہ ہماری جماعت کا تعلق صرف ایک ہی حکومت سے نہ رہے بلکہ ہمارے تعلقات وسیع ہوں۔ کسی حکومت یا رعایا کے ہمارے متعلق خیالات میں تغیر کے باوجود بھی جماعت ترقی کر سکے۔

تحریک جدید کی سکیم اگرچہ انتہائی ناموافق اور پرخطر حالات میں جاری کی گئی تھی۔ مگر صورت حال جتنی نازک تھی اتنا ہی شاندار خیر مقدم اس سکیم کا افراد جماعت کی طرف سے کیا گیا۔

جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"جس جوش اور جذبہ اور ایثار کے ساتھ جماعت کے دوستوں نے پہلے سال کے اعلان کو قبول کیا تھا اور جس کم مائیگی اور کمزوری کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا۔ وہ دونوں باتیں ایمان کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں..... وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی کہ گزشتہ انبیاء کی جماعتوں کو ایسی مشکلات سے ہی دوچار ہونا پڑا ہے۔ پس وہ بے بسی بیکسی اور کم مائیگی بھی ایمان لانے والوں کی جماعت سے ہماری جماعت کو ملاتی تھی اور وہ جوش اور وہ جذبہ اور ایثار جو جماعت نے دکھایا وہ بھی ہمیں ایمان لانے والوں کی جماعت سے ملاتا تھا۔ گویا 1934ء کا نومبر ایک نشان تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کے لئے وہ ایک دلیل اور برہان تھا۔ سوچنے اور غور کرنے والوں کے لئے کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے اور یہ ان ہی قدموں پر چل رہی ہے جن پر گزشتہ انبیاء کی جماعتیں چلتی آئی ہیں۔"

(الفضل 2۔ دسمبر 1949ء)

مالی مطالبات پر جماعت کے اخلاص کا یہ غیر معمولی نمونہ تھا کہ حضرت صاحب نے احباب جماعت کو 27 ہزار کا مطالبہ کیا تھا جو ایک بہت بڑی رقم تھی مگر حضور کی دعاؤں سے مخلصین جماعت نے نہ صرف ستائیس ہزار کے وعدے کئے بلکہ ایک لاکھ دس ہزار کے وعدے پیش کر دیئے اور پھر ان کی وصولی بھی ہو گئی۔

جماعت کے اس اخلاص اور حضرت صاحب کی دعاؤں کی قبولیت کے اس نشان نے دشمنان احمدیت کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ چنانچہ دوسرے مطالبات پر بھی شاندار طور پر لبیک کہا۔ مثلاً تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ جو ہماری تہذیب و تمدن کی عمارت میں بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جماعت کے مخلصین نے اس مطالبہ کے مطابق کھانے لباس علاج سینما وغیرہ کے بارہ اپنے پیارے آقا کی ہدایات پر سختی سے عمل کیا۔ کھانے کے تکلفات یکسر ختم کر دیئے۔ بعض نے چندے زیادہ لکھوائے اور دو دو تین سال تک کوئی نیا کپڑا نہیں بنوایا۔

چنانچہ اخبار رنگین (امرتسر) کے سکھ ایڈیٹر ارجن سنگھ عاجز نے لکھا کہ

"احمدیوں کا امام ان کی گھریلو زندگی پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً ایسے احکام صادر کرتا ہے جن پر عمل کرنے سے خوشی کی زندگی بسر ہو سکے۔ میں یہاں ان کے امام کے چند احکام کا ذکر کرتا ہوں جن سے اندازہ ہو سکے گا کہ یہ جماعت کیوں ترقی کر رہی ہے۔

1۔ امام جماعت نے حال ہی میں جو پروگرام اپنے پیروؤں کے سامنے رکھا ہے ان میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات یہ بھی ہے کہ ہر بڑے یا چھوٹے امیر یا غریب کے دستر خوان پر ایک سے زیادہ کھانا نہ ہو۔ یہ حکم طبی اور اقتصادی پہلوؤں سے پرکھنے کے بعد شاندار نتائج کا ذمہ دار ثابت ہو سکتا ہے۔

یوں تو ہر ایک ریفارمر اور عقلمند اپنے پیروؤں کو اس قسم کا حکم دے سکتا ہے لیکن کون سا ریفارمر ہے جو دعویٰ سے کہہ سکے کہ اس کے سو فیصدی مرید اس کے ایسے حکم کی پوری پوری تعمیل کرنے کے لئے حاضر ہوں گے۔ صرف امام قادیان کی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے ایسے مریدوں نے جن کے دستر خوانوں پر درجنوں کھانے ہوتے تھے اپنے امام کے حکم کے ماتحت اپنے رویہ میں فوری تبدیلی کرلی ہے اور آج کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ کوئی احمدی اپنے امام کے اس آرڈر کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

2۔ امام جماعت کا حکم ہے کہ تین سال تک نئے زیور نہ بنوائے جائیں۔ بلا ضرورت کپڑا نہ خریدا جائے۔ عورتیں اپنے کپڑوں میں گوٹا لیس فیتہ یا جھالر وغیرہ کا استعمال ترک کردیں۔

حیرت ہے کہ اس حکم کے صادر ہوتے ہی تمام احمدی مرد اور عورتیں ہمہ تن گوش ہو جاتی ہیں۔ اور اپنے امام کے اس اشارہ پر ان تمام چیزوں کو ترک کر دیتی ہیں۔ یہ اتنی بڑی قربانی ہے جس کا نتیجہ لازماً یہ ہے کہ یہ گروہ ہندوستان میں سب جماعتوں پر سبقت لے جاوے گا۔ جو لوگ جذبات پر قابو پانے اور جائز خواہشات کو بھی ترک کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں وہ کبھی ناجائز خواہشات کا شکار نہیں ہو سکتے۔ اور ظاہر ہے کہ خواہشات کی پیروی ہی انسان کے تنزل کا ذریعہ ہوتی ہے۔ پس احمدی اس بارہ میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

اور ترک خواہشات کی سپرٹ ان کے امام نے جس تدبیر اور دانائی سے ان کے اندر پھونک دی ہے وہ قابل صد ہزار تحسین و آفریں ہے اور ہندوستان میں آج صرف ایک امام قادیان ہی ہے جو سربلند کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کے لاکھوں مرید ایسے موجود ہیں جو اس کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں۔ اور احمدی نہایت فخر سے کہتے ہیں کہ ان کا امام ایک نہایت معاملہ فہم دور اندیش اور ہمدرد بزرگ ہے جس نے کم از کم ان کی دنیاوی زندگی کو بہشتی زندگی بنا دیا ہے اور اس کے عالی شان مشوروں پر عمل کرنے سے دنیا کی زندگی عزت آبرو سے کٹ سکتی ہے۔"

دعوت حق کے لئے یک ماہی وقف کے مطالبہ کے جواب میں بھی کثیر تعداد میں احباب نے اپنی چھٹیاں ملک میں رضاکارانہ اشاعت دین کے لئے وقف کردیں۔ اور ملک کے اندر مختلف اطراف میں کئی وفود نے کام کیا جن کو حضرت صاحب کی طرف سے تحریرات خوشنودی عطا کی جاتی تھیں۔ پھر سہ سالہ وقف میں بھی افراد جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

"یہ قربانی کی روح کہ تین سال کے لئے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا جائے۔ دین حق اور ایمان کی رو سے تو کچھ نہیں لیکن موجودہ زمانہ کی حالت کے لحاظ سے حیرت انگیز ہے... اس قسم کی مثال کسی ایک قوم میں بھی جو جماعت احمدیہ سے سینکڑوں گنے زیادہ ہو ملنی محال ہے۔"

(الفضل 9۔ دسمبر 1934ء)

حضرت صاحب کے اس مطالبہ پر کہ بیکار نوجوان باہر غیر ممالک میں نکل جائیں۔ کئی نوجوان اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور نامساعد حالات کے باوجود غیر ممالک میں پہنچ گئے۔ دو نوجوانوں کے بیرون ملک جانے کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

"رنگون سے ابھی ہماری جماعت کے دو دوستوں کا مجھے خط ملا ہے۔ ان میں سے ایک جالندھر کا رہنے والا ہے اور ایک اسی جگہ کے قریب کسی اور مقام کا وہ لکھتے ہیں کہ ہم آپ کی اس تحریک کے ماتحت گھر سے پیدل چل پڑے اور اب پیدل چلتے ہوئے رنگون پہنچ گئے ہیں اور آگے کی طرف جا رہے ہیں کجا جالندھر کجا رنگون پندرہ سو میل کا سفر ہے لیکن انہوں نے ہمت کی اور پہنچ گئے۔ راستہ میں بیمار بھی ہوئے لیکن دو ماہ بیمار رہنے کے بعد پھر چل پڑے اب وہ سٹریٹ سیٹلمنٹس کے علاقہ کی طرف بڑھ رہے ہیں تو ہمت کرکے کام کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کام کے راستے پیدا کئے ہوئے ہیں۔"

یہ خدا کے سپاہی ساری دنیا کو اپنا وطن بنانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور آج ایک طویل زمانہ کے بعد ان کی قابل رشک اور کامیاب زندگی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے انہوں نے محض دنیا جمع کرنے کو ہی اپنا مقصد نہیں بنایا بلکہ وہاں جا کر احمدیت کی ایسی شاندار اشاعت کی کہ بہت سی مخلص جماعتیں اور مضبوط جماعتیں ان کے ذریعہ قائم ہوئیں۔

مختصر یہ کہ احباب جماعت نے پیارے آقا کی آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہا اور دین حق کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا لیکن جس قدر کام آگے بڑھ رہا ہے اس قدر احساس بھی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے جو کچھ ہوا ہے بہت کم ہے۔ ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر فرد (مرد۔ عورتیں بچے) کو اپنا سب کچھ قربان کرنا ہوگا۔ اور پیارے آقا کے بتائے ہوئے راہنما اصولوں پر چلتے ہوئے آگے سے آگے بڑھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم احسن طریق پر تمام مطالبات کو پورا کرتے ہوئے دین حق کے احیاء کا باعث بنیں۔ ا

اور پھر حضرت صاحب نے تحریک جدید کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک مستقل تحریک ہے اور تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔

حضرت صاحب نے جو مطالبات تحریک جدید پیش فرمائے درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم احسن طریق پر تمام مطالبات کو پورا کرتے ہوئے دین حق کے احیاء کا باعث بنیں۔

1۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
2۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
3۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
4۔ دین حق کی اشاعت ممالک بیرون میں حصہ لیں۔
5۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
6۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
7۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔
8۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
9۔ پنشنر احباب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔
10۔ وقف جائیداد و آمد میں حصہ لیں۔
11۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
12۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
13۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھجیں۔
14۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
15۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
16۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور اشاعت احمدیت بھی کرتے پھریں۔
17۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔
18۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
19۔ تمدن دین حق کا قیام کریں۔
20۔ اشاعت دین سے متعلق سروے کریں۔
21۔ سکیم خاص اشاعت دین میں جو دوست مالی لحاظ سے حصہ لے سکتے ہوں وہ لیں۔
22۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
23۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
24۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
25۔ حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کریں۔ کہ ہم امانت، عدل و انصاف کو قائم کریں گے۔
26۔ احمدیہ دار القضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
27۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

ربوہ

مندرجہ ذیل اشعار جناب احسان دانش کے تاثرات کے پیشِ نظر کہے گئے (عبدالسلام اختر)

مرے دوست تیری قلمکاریوں کا حقیقت کی جانب اشارا نہیں ہے
مگر جنبشِ لب کی مجھ کو اجازت۔ کہ اب ضبط کا دل کو یارا نہیں ہے

اگر دل خُدا دے۔ تو دنیا کے خدشات و حالات و آفات کا غم نہیں ہے
گلوں کی خموشی چمن کی نظر میں۔ ستاروں کی جھنکار سے کم نہیں ہے

حقیقت یہ ہے دس برس ہونے آئے فضاؤں کو ہم نے پکارا ہوا ہے
یہاں کی نوکیلی چٹانوں کو اکثر ہماری جبیں نے سنوارا ہوا ہے

بجا ہے یہاں کا ہر اک تُند جھونکا خرد کو شعورِ جنوں دے رہا ہے
حقیقت میں شہری غلاظت کے بدلے نگاہوں کو درسِ سکوں دے رہا ہے

یہاں پنجوقتہ نمازیں دعائیں۔ یہاں شش جہت سجدۂ عاشقانہ
وہ آغازِ شب جذبۂ دل کی رقّت۔ وہ پچھلے پہر بے کلی کا ترانہ

تو مٹّی میں تاثیر کم دیکھتا ہے۔ میں ان پتھروں کو بھی نم دیکھتا ہوں
نگاہِ محبت دکھاتی ہے سب کچھ خیاباں خیاباں اِرم دیکھتا ہوں

میرے دوست جو مالکِ بحر و بر ہے۔ وہی عشق کی آبرو جانتا ہے
کبھی پھول اگائے گی کیا کیا یہ مٹی نہ میں جانتا ہوں نہ تُو جانتا ہے

(الفضل 16 اپریل 1958ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ پر بھارت کا الزام

پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات معمول پر لانا کتنا مشکل کام ہے۔ اس کا اندازہ اس وقت سے مسلسل ہو رہا ہے جب سے وزیر اعظم نواز شریف نے پاکستان کی حکومت سنبھالی ہے۔ دونوں اطراف سے صلح کے جذبہ اور بیانات کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے خلاف بیانات اور تند و تیز حملوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

بھارت کے وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو نے کہا ہے کہ بعض مغربی ممالک جنوبی ایشیا میں کشیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے پٹنہ میں فوج کے افسران اور جوانوں کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس خطے میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لئے سازشیں ہو رہی ہیں اور یہاں کے لوگوں کو ان سازشوں سے نمٹنا چاہئے۔ انہوں نے نصیحتاً کہا کہ ہمسایہ ممالک کو اسلحہ کی دوڑ میں نہیں پڑنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک کے ذرائع ابلاغ پاکستان بھارت اور چین کے میزائل پروگراموں کے بارے میں وقفے وقفے سے رپورٹیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ جس سے کشیدگی اور شکوک وشبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ تینوں ممالک متاثر ہوتے ہیں بلکہ پورا جنوبی ایشیا متاثر ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ امریکی اخبارات نے پہلے جالندھر میں میزائل کی تنصیب اور پھر پاکستان کے حتف میزائل کے تجربہ کی خبریں شائع کر کے دونوں ملکوں میں اشتعال پیدا کیا اور پھر یہ خبریں شائع کیں کہ چین نے درمیانی رینج کے میزائیلوں کو ترقی دے دی ہے جس سے بھارت' روس' جاپان اور کوریا کو ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے۔

OOO

پاکستان کو یوکرائن کے ٹینکوں کی فراہمی

یوکرائن کے دفاعی پیداوار کے وزیر نے پاکستان کو معاہدے کے تحت 320۔ ٹی 80 ٹینک فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ یوکرائن ملٹری انڈسٹریل کمپلیکس کے انچارج گریگوری نے بتایا ہے 50 ٹینک پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ گریگوری نے کہا کہ اگرچہ روس نے پرزے فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے لیکن یوکرائن مشرقی یورپ کے کسی اور ملک سے پرزے حاصل کر کے پاکستان کو فراہم کر دے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روس جو مالی مشکلات کا شکار ہے اس کی کوئی فرم پاکستان کو پرزے فراہم کر دے۔ گریگوری نے کہا کہ پاکستان کو فراہم کئے جانے والے ٹینکوں میں سے آرٹلری سسٹم ختم نہیں کیا گیا۔

OOO

گجرال حکومت مشکلات میں

بھارت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال کی وزارت پہلے ہی بہار کے وزیر اعلیٰ لالو پرشاد یادیو کے سکینڈل میں گھری ہوئی تھی کہ اب صدارتی امیدوار کے مسئلے پر 5 مزید وزیر مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل لالو پرشاد یادیو کی حمایت میں جنتادل کے تین وزیر مستعفی ہو چکے ہیں۔

بھارت میں صدارتی انتخاب میں ایک اچھوت رہنما آر کے نارائن کو حکمران یونائیٹڈ فرنٹ اور کانگرس نے مشترکہ طور پر امیدوار نامزد کیا تھا۔ لیکن یونائیٹڈ فرنٹ کے بعض لوگوں نے اچھوت رہنما کو بطور صدر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور برہمن زادے ٹی این سیشن کی حمایت کی ہے۔

مسٹر آر کے نارائین بھارت کے سابق نائب صدر اور ٹی این سیشن سابق چیف الیکشن کمشنر ہیں۔

وزیر اعظم گجرال کی کابینہ سے جو وزراء مستعفی ہوئے ہیں ان میں جنوبی ہند سے تعلق رکھنے والے تین وزراء کمارا منگلم' سرسوتی راہو اور موھن جنگو ہیں۔ ان کے علاوہ مستعفی ہونے والے وزراء میں فرمولی لدن اور دینک ڈرائن شامل ہیں۔ ان میں سے تین وزیروں کا تعلق ایم کے سے ہے۔

جنوبی ہند کے تین وزراء نے اچھوت صدر کے سوال پر وزارت سے استعفیٰ دے کر گجرال حکومت کو سخت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ مبصرین قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ اب شاید گجرال حکومت چند دن ہی کی مہمان رہ گئی ہے۔ لالو پرشاد یادیو نے اپنی پارٹی سے بغاوت کر کے جونئی جماعت راشٹریہ جنتا دل بنائی ہے اس کے علاوہ پنجاب کی اکالی دل نے بھی برہمن امیدوار کی حمایت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس صورت میں ٹی این سیشن کی پوزیشن پہلے سے مضبوط ہو گئی ہے۔

OOO

الجزائر میں موت کا کھیل

دارالحکومت الجزیرہ میں بم دھماکہ سے 21۔ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ ایک بازار میں ہوا۔ اس دھماکہ کی ذمہ داری عسکریت پسند مسلمانوں پر ڈالی جا رہی ہے۔ دریں اثناء الجزائر کے اسلامی عسکریت پسندوں نے گزشتہ روز شمالی الجزائر میں گسار کے علاقے میں 44۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔ یہ سانحہ دارالحکومت کے جنوب میں پیش آیا۔ اس واقعہ کے بعد اس علاقے میں سیکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔

الجزائر میں 1992ء کے بعد سے موت کا جو کھیل شروع ہے وہ اب پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ اسلامی عسکریت پسندوں کی تنظیم اسلامی فرنٹ پر پابندی لگانے اور اسے ملکی انتخابی سیاست سے باہر نکالنے کے باوجود قتل و غارت کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اب حکومت اسلامک فرنٹ سے مفاہمت کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ چنانچہ فرنٹ کے ایک لیڈر عباس کو گزشتہ روز پیرول پر رہا کیا گیا ہے۔ یہ لیڈر 1992ء سے ہی قید تھے اور عدالت نے انہیں 12 سال قید کی سزا دی تھی۔ خدا کرے کہ اس لیڈر کی رہائی سے مسلم ملک الجزائر میں انسانوں کی ہاتھوں انسانوں کا خون بہانے کا سلسلہ ختم ہو جائے۔

OOO

ایشیا کے تین محفوظ ممالک

دنیا بھر کے ممالک میں جرائم کی جو لہر آئی ہوئی ہے اس سے کم ہی کوئی ملک بچا ہے۔ خود ہمارے ملک میں یہ سلسلہ عروج پر ہے۔ ایشیا ہو یا یورپ یا افریقہ کم ہی کوئی ملک ایسا ہے جہاں جرائم کا سلسلہ عروج پر نہ ہو۔

تاہم چین کے ٹیلی ویژن سی این بی سی نے ایشیائی ممالک کا ایک سروے کروایا ہے جس کے مطابق لوگوں نے ایشیا کے تین ممالک سنگاپور' جاپان اور ہانگ کانگ کو محفوظ ترین ملک قرار دیا ہے۔ یعنی ایسے ممالک جہاں جرائم کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

ایشیا میں سب سے زیادہ پر امن ملک سنگاپور کو قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے نمبر پر جاپان ہے۔ اور تیسرے نمبر پر ہانگ کانگ ہے۔ اس سروے کے مطابق ایشیا کے دیگر ممالک میں جرائم کی شرح اتنی زیادہ ہے کہ انہیں محفوظ ملک قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس ادارے نے اپنے ملک چین کا ذکر نہیں کیا۔ چین میں کمیونزم کے نظام میں جو نرمی اختیار کی گئی ہے اس نے چین کو اقتصادی طور پر مضبوط کر دیا ہے اور اقتصادی آزادی نے سماجی اور سیاسی آزادی کا ایک حصہ بھی حاصل کیا ہے لیکن اقتصادی آزادی ہمیشہ ہوس زر کی آزادی ساتھ لاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ کئی سالوں سے چین میں کرپشن اور دیگر جرائم کی شرح میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اس میں جنسی جرائم اور چوری ڈکیتی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ عموماً چینی حکام ایسے جرائم پر سخت سزائیں دیتے ہیں اس کے باوجود چین میں جرائم کی رفتار خاصی ہے۔

OOO

ماں باپ کی سگریٹ نوشی بچوں کی قاتل

امریکہ کے طبی اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ہر سال ساڑھے چھ ہزار بچے اپنے والدین کی تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ والدین کی تمباکو نوشی سے ان بچوں کو پھیپھڑوں کی انفکیشن دمہ اور دیگر امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ نیز والدین کی تمباکو نوشی کی وجہ سے امریکہ کے 4 سے 5 ملین بچے متاثر ہوتے ہیں۔ جن کے علاج پر سالانہ 46 ملین ڈالر کی رقم خرچ ہوئی ہے۔

OOO

بہار اسمبلی میں ہنگامہ

بھارت کے صوبہ بہار کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس گزشتہ روز شدید ہنگامے کی نذر ہو گیا۔ اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ لالو پرشاد یادیو کے استعفے کا مطالبہ کیا گیا۔ جس پر اپوزیشن اور حکمران پارٹی کے ارکان دھینگا مشتی شروع ہو گئی۔ لالو پرشاد کے دو حامی زخمی ہو گئے۔ ادھر کانگرس نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ لالو پرشاد کے خلاف اعتماد کے ووٹ کے معاملہ میں غیر جانبدار رہیں گے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جد امجد کا ذکر ہے حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کا۔ حضرت امام جماعت الثانی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب حضرت میاں نظام الدین صاحب اور حضرت میاں محمد یوسف صاحب ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب محترم میاں محمد افضل صاحب کی والدہ محترمہ اور میاں محمد افضل صاحب نے اپنے متعلق بھی ایک مضمون لکھا ہے۔

آپ کی تحریر پڑھتے ہوئے اس کی شگفتگی دل میں ایک راحت پیدا کرتی ہے۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہی تحریر اپنی دلچسپی کی وجہ سے یوں لگتا ہے کہ پہلی دفعہ پڑھی ہے۔ بعض مضامین جو پہلے الفضل میں شائع نہیں ہوئے تھے ان میں سے چند ایک اب شائع کر دئے گئے ہیں اور خدا نے چاہا تو باقی مضامین بھی آہستہ آہستہ الفضل میں شائع ہوتے رہیں گے۔ اس وقت صرف کتاب کے نام اور اس کے مصنف کا ذکر کرنا مقصود تھا اور ہم نے اختصار کے ساتھ کر دیا ہے۔ البتہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ میاں محمد افضل صاحب نے کتاب کے "آغاز تکلم" کے طور پر تحریر کیا ہے وہ بھی یہاں پیش کر دیا جائے آپ نے لکھا ہے۔

"ایک آواز جو چھوٹے سے گاؤں سے ابھری آج دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ بلکہ ہر روز سنائی دے رہی ہے۔ اور اس طرح بانی سلسلہ کی وہ پیش خبری...... میں تیری (آواز) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا ایک انوکھے انداز میں پوری ہوئی۔ ایک ایسا انداز جس کا تصور بھی سو سال قبل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جی چاہا کہ اس آواز کو ایک دوسرے رنگ میں قارئین تک پہنچاؤں اس لئے یہ کتاب حاضر ہے۔

یہ ایک مجموعہ مضامین ہے جو ملاقات کرتا ہے (رفقائے) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے۔ نشان دہی کرتا ہے سنگ ہائے میل کی۔ متعارف کرواتا ہے روشنیوں کے مینار سے۔ اور پیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کرتا ہے۔ ایک رنگ برنگا گلدستہ۔ کچھ سوچ کے دائرے۔ کچھ رنگین و حسین نظارے۔ کچھ یادیں۔ کچھ باتیں۔ اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ قاری کی دلچسپی قائم رہے۔ وہ آخر تک پڑھے اور لطف اندوز ہو۔ اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی یہ آپ بتائیں گے۔ بہرحال برگ سبز است تحفہ درویش

ان میں سے اکثر مضامین الفضل میں چھپے۔ اکثر نے قارئین سے داد پائی اور اس نے یہ جرات دلائی کہ انہیں ایک بار پھر ہدیہ قارئین کروں شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں "کوئی" بات۔ اگر کوئی مضمون پسند آئے تو دعاؤں کے انعام سے نوازیئے۔ اور اگر بار خاطر ہو تو بھی دعا کیجئے کہ بہتر لکھنے کی توفیق ملے۔ اگر کوئی بھی مضمون قاری میں کوئی پاک جذبہ جگانے میں ممد ہوا تو میں سمجھوں گا کہ میں اپنی مراد پا گیا۔"

میاں محمد افضل صاحب نے یہ آغاز تکلم 9۔ ایل بلاک۔ گلبرگ III لاہور سے 18۔ نومبر 1996ء کو تحریر کیا۔

ہم مکرم میاں صاحب کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

(ن۔س)

بقیہ صفحہ 1

ہوئی۔ کیوں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ کہ چونکہ وہ خدا کی راہ میں مرنے سے پہلے مر چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا انہیں ہمیشہ کی ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ انسان کو قربان تو ہونا ہی پڑتا ہے کوئی اپنے نفس کے لئے قربان ہوتا ہے۔ کوئی عزت کے لئے۔ کوئی اپنے کسی عزیز کے لئے۔ اور کسی کو زمانہ کے ہاتھوں قربان ہونا پڑتا ہے مگر مبارک ہے وہ جو خدا کے لئے قربان ہو اور قربانیوں کے لئے ہلاکت ہے مگر خدا کے لئے قربان ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے اور ایسے شخص کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہلاکت سے بچا لیا جاتا ہے۔ بلکہ جو اس کو فنا کرنے کے لئے اٹھے اس کو فنا کر دیا جاتا ہے اور مٹا دیا جاتا ہے۔

(از خطبہ 17۔ ستمبر 1918ء)

اعلانات

○ انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی نے M.Sc. اور پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم 300 روپے کے عوض انسٹی ٹیوٹ سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7۔ اگست 1997ء ہے۔

انسٹی ٹیوٹ آف Environmental انجینئرنگ اور ریسرچ۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور نے M.Sc. پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ فارم ادارہ سے مل سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21۔ جولائی ہے۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں داخلہ

○ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں ایف۔ اے' ایف ایس سی' پری میڈیکل' پری انجینئرنگ اور Stat-Math-Economics کے Combination کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ یکم اگست 1997ء ہے جبکہ انٹرویو 5۔ اگست 1997ء کو صبح آٹھ بجے ہوگا۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں اکیڈمی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم کے ساتھ درج ذیل Documents منسلک کی جائیں:۔

1۔ دو عدد حالیہ فوٹوگراف

2 سند یا رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی

3 اچھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ

4 فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی دوسرے بورڈ سے آنے والے طلباء کے لئے N.O.C لف کرنا ضروری ہے۔

5 نصرت جہاں اکیڈمی کے علاوہ درخواست دہندہ طلباء کے والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لف کرنا ضروری ہے۔

پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۱۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہوگا اور Apptitude Test ہوگا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہوگا۔

۲۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو

۳۔ کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

۴۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو

۵۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کیلئے 19 سال ہے۔

۶۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

جماعت کے ایسے ذہین' ہونہار' خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست یکم اگست تک مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔

انٹرویو اگست میں ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب نے 1973ء میں گوٹھ جان محمد ضلع تھرپارکر سندھ سے وصیت کی تھی اس کے بعد اب تک ان کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان Rhodes سکالر شپ

○ Rhodes ٹرسٹ نے اکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستانی مرد و خواتین سے سکالر شپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا فرسٹ کلاس بیچلرز (آرٹس' سائنس' میڈیسن' انجینئرنگ) میں ہونا ضروری ہے۔ عمر 19 سے 25 سال کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم وغیرہ مندرجہ ذیل حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

1۔ Rhodes ٹرسٹ سکالر شپ پی او بکس 2939 اسلام آباد

2۔ یوتھ ہاسٹل ایوسی ایشن شہید ملت روڈ آب پارہ G-6/4 اسلام آباد درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 1997 ہے۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے 1000 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو کہ کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم' اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے ملک میں 5ویں مردم شماری 18 سے 31- اکتوبر تک فوج کی نگرانی میں کرانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ کام صوبائی حکومتوں کے ملازمین سر انجام دیں گے جبکہ اس کی سو فیصد نگرانی فوج کرے گی۔ اس کام پر 841 ملین روپے خرچ ہوں گے۔

○ وفاقی کابینہ نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ انٹرسٹی کالوں کی شرح میں 20 فیصد کمی اور پرائیویٹ سیکورٹی ایجنسیوں کے قیام پر پابندی ختم کر دی جائے۔ اسی طرح کابینہ نے وفاقی احتساب کونسل اور ڈویژن' ڈسٹرکٹ اور سب ڈویژن کی سطح پر احتساب کمیٹیوں کے قیام کی منظوری بھی دی ہے۔ اور کیڑے مار ادویات میں ملاوٹ کے خاتمے کے لئے قانون میں ترمیم منظور کرلی ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ گولڈن جوبلی تقریبات پر پانچ روپے کے پانچ سو ملین نوٹ جاری کئے جائیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امریکہ مضبوط تعلقات کے لئے ایف 16 طیاروں کا مسئلہ حل کرے۔ انہوں نے امریکی جنرل سے ملاقات کے دوران کہا کہ بھارت کشمیریوں پر ظلم و ستم کر رہا ہے۔ پرتھوی میزائل سرحدوں پر نصب کرکے مذاکرات کی اصل روح کو بھارت نقصان پہنچا رہا ہے۔

○ صوبائی حکومت نے کسانوں کی تنظیموں کے ساتھ زرعی ٹیکس کے معاملے پر مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کسی نے ٹیکس ادا نہ کیا تو گرفتار کرلیا جائے گا۔ 19 کروڑ سے زائد ٹیکس وصول ہو چکے ہیں نام نہاد سیاستدان اس معاملے کو غلط رنگ دے رہے ہیں۔

○ انار کلی لاہور میں دہشت گردوں نے ایک تاجر رہنما حافظ رشید اور اس کے ملازم کو قتل کر دیا ہے حافظ رشید صبح دوکان کھولنے آئے تو پہلے سے موجود سائیکل سواروں نے فائرنگ کر دی' بازار میں بھگدڑ مچ گئی' انار کلی میں شدید خوف و ہراس پیدا ہو گیا' حافظ رشید موقع پر دم توڑ گیا۔ ملازم نظام دین زیادہ خون بہہ جانے سے دم توڑ گیا۔ پولیس دیر سے پہنچی۔

○ گولڈن جوبلی کی مرکزی تقریب 14- اگست 1997ء کو بابائے قوم محمد علی جناح قائد اعظم کے مزار پر ہو گی۔ جس سے وزیر اعظم محمد نواز شریف خطاب کریں گے۔ ملک بھر سے تحریک آزادی کے کارکن مدعو کئے جائیں گے۔

○ وفاقی حکومت نے 98-1997ء کے لئے جس تجارتی پالیسی کا اعلان کیا ہے اس کے تحت بھارت سے خام صنعتی مال سمیت کئی اشیاء درآمد کرنے کی اجازت ہو گی۔ حکومت نے صنعتی خام مال اور مشینری کی درآمد پر ڈیوٹی ختم کر دی ہے۔ اسی طرح خام چمڑے پر کسٹم ڈیوٹی بھی ختم کر دی ہے۔ سونا چاندی باہر سے منگوانے کی اجازت ہو گی۔

○ احتساب سیل نے سابق وفاقی وزیر مخدوم فیصل صالح حیات کے خلاف اختیارات کے ناجائز استعمال اور لاکھوں روپے کے گھپلوں کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے بے نظیر کے پہلے دور میں وزیر تجارت کی حیثیت سے شاہ جیونہ ٹیکسٹائل ملز کے لئے 28 کروڑ کا قرضہ لیا۔ ری شیڈول کرایا اور معمولی رقم بھی ادا نہ کی۔ پی ڈبلیو ڈی سے 80 لاکھ نکلوائے۔ رقم شاہ جیونہ کے مزار اور رہائش گاہ پر خرچ کر دی۔ وہ ایک محل تین بنگلوں اور 150 ایکڑ زمین کے مالک ہیں۔ اور بیرون ملک بھی جائیداد ہے۔ ٹیکس بھی ادا نہیں کیا۔

○ ایران کے وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک پاکستان کو گیس فراہم کرے گا۔ تہران میں دونوں ملکوں کے اقتصادی کمیشن میں مفاہمت کی یادداشت پر دستخط ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے توہین عدالت کیس میں کھاریاں کے دو تھانیداروں کو جیل بھیج دیا ہے۔ دونوں نے عدالتی حکم کے باوجود مقدمہ درج نہیں کیا تھا۔

○ بھارت سے رہا ہونے والے 194 ماہی گیر وطن واپس پہنچ گئے۔

○ اسلام آباد میں غیر ملکیوں کے خلاف اپریشن میں 160- افراد گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ اکثریت افغانوں کی ہے ان سے اسلحہ اور منشیات بھی برآمد ہوئیں۔

○ ربوہ سے اسلام آباد جانے والی کوچ کو لالیاں کے قریب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور مسافروں سے لاکھوں روپے گھڑیاں اور زیور لے کر فرار ہو گئے۔ مزاحمت کرنے پر فائرنگ کر کے ڈرائیور کو شدید زخمی کر دیا اور بس کے ٹائر پھاڑ دیئے۔ اعوان ٹرانسپورٹ کمپنی کی کوچ رات دس بجے ربوہ سے اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئی تھی۔

○ جعلی مجسٹریٹ اور پولیس نے بس اغوا کر لی۔ زیورات گھڑیاں اور تین لاکھ روپے چھین کر فرار ہو گئے۔ بس صادق آباد سے لاہور جا رہی تھی کہ چیچہ وطنی بائی پاس پر کار میں سوار جعلی مجسٹریٹ نے اسے روکا اور ڈرائیور کو کاغذات چیک کروانے کا کہا۔ اسی دوران دو کاروں میں سوار کلاشنکوفوں سے مسلح 13 ڈاکو پہنچ گئے۔ اور ائیر کنڈیشن بس کو جنگل میں لے جا کر مسافروں کو قطار میں کھڑا کر کے لوٹا۔

○ مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ لوگ سوال کر رہے ہیں کہ امن و امان کی حالت کیوں خراب ہے۔ بال نواز شریف کی کورٹ میں ڈال دیا ہے اب ان پر منحصر ہے کہ دھماکہ کرائیں یا نہ کرائیں۔ کارکن مایوسی کے عالم میں ہیں۔

○ پاکستان نے ایشیا کپ کے دوسرے میچ میں بنگلہ دیش کو 109 رنز سے ہرا دیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گجرال کشمیر پر بات کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہمارے حکمران ان کی مکاری نہیں سمجھ سکے۔

○ ایک تحقیق کے مطابق پاکستان میں بے روزگاروں کی تعداد ایک کروڑ ہو گئی ہے۔ آبادی میں موجودہ شرح کے اضافہ سے 6 سال بعد پاکستان 2003ء میں قحط کا شکار ہو جائے گا۔

○ وفاقی وزیر خوراک و زراعت عبد الستار لالیکا نے کہا ہے کہ گندم کی قیمتوں میں اب اضافہ نہیں ہو گا۔

○ بھارت میں وزارت عظمیٰ کے لئے اقتدار کی جنگ تیز ہو گئی ہے۔ گجرال سے استعفیٰ کا مطالبہ کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ سردار موہن آئندہ بھارت کے وزیر اعظم بن سکتے ہیں۔

○ بی بی سی کے مطابق سعودی حکومت نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا جس سے ثابت ہو کہ وہ ہیروئن سمگلنگ میں ملوث عورتوں اور بچوں کی معافی کی اپیل پر توجہ دے گی۔

○ سرگودھا میں وکلاء کی ہڑتال پانچویں روز بھی جاری رہی۔ صدر بار نے کہا ہے کہ جب تک ڈی سی تبدیل نہیں ہو جاتے وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہوں گے۔ ہڑتال غیر معینہ مدت تک رہے گی۔

براۓ فروخت
قریباً 25 کنال زمین واقع بالمقابل ڈگری کالج حبس میں قریباً 3 کنال میں شیڈ تعمیر شدہ ہیں۔ بجلی' پانی نیز ٹیلیفون کا انتظام ہے
المشتہر
زاہد محمود ۔ ماسٹر پولٹری فارم
نزد ریلوے پھاٹک ۔ ربوہ
فون: 213...

مضبوطی میں بے مثال — کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس
سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر پائپ
• انڈر پارٹس
نیز
سوزوکی جینئن پارٹس
میاں بھائی
10- منٹگمری روڈ، لاہور
فون: 223372 / 223373

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

سیل - سیل - سیل
فون 213161
لان پرنٹڈ و سادہ کرنکل ماربل کاٹن سادہ و پرنٹڈ جارجٹ سادہ و پرنٹڈ برقعہ کیلئے۔ ریڈی میڈ کوٹ برقعہ
سیل جاری ہے فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کو 24 گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

بچت بچت اور مزید بچت
ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے ایک دفعہ پھر بچت سیل شروع کی ہے۔
تقریباً 500 نئے رنگوں میں ڈبل جارجٹ اور اوپل نیٹ جارجٹ جاپانی نمبر 1 کوالٹی گارنٹی کے ساتھ صرف Rs 300/-
تائیوان صرف Rs 275/-
یہ پیشکش صرف چند ہفتوں کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568